# اِثباتِ تقلیدِ شرعی

مُصنّف

مُحبِّ اعلیٰ حضرت فقیہِ اسلام اعلم محمد عبد الرحمن محبی پوکھریروی علیہ الرحمہ

انجمن فیضانِ سرکارِ محبی پوکھریرا شریف سیتامڑھی بہار

الحبل القوی لهدایة الغوی
١٣٢٠ھج
المعروف به

# اثبات تقلید شرعی


مصنف
محبّ اعلیحضرت فقیہ اسلام ابو الولی علامہ محمد عبد الرحمٰن محبی
علیہ الرحمۃ پوکھریروی مظفر پوری


ترتیب جدید
اسیر محبی مولانا ریحان رضا انجم مصباحی


ناشر
انجمن فیضان سرکار محبی پوکھریرا شریف سیتامڑھی بہار

قادری کمپیوٹرس گھوسی

۰ ۲ ۳ ۱ ھ

نام کتاب : الحبل القوی لهداية الغوى

نام ترتیب جدید : اثبات تقلید شرعی

مصنف : محبّ اعلیٰحضرت علامہ حافظ محمد عبد الرحمٰن محبؔ علیہ الرحمۃ والرضوان

ترتیب اول : ابو المساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیت

ترتیب جدید : اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی

طبع اول : ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء

طبع ثانی : ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء

پروف ریڈنگ : مولوی وجہ القمر، مولوی عالمگیر رضوی

کمپوزنگ : قادری کمپیوٹرس گھوسی ضلع مئو

ہدیہ : ۱۵/ روپئے

## ملنے کے پتے

(۱) خانقاہ رحمانیہ نوریہ پوکھریرا شریف، رائے پور، سیتامڑھی بہار

(۲) رضوی کتب خانہ پوکھریرا شریف، رائے پور، سیتامڑھی بہار

(۳) مولانا جاوید اختر پوکھر ٹولہ بسفی، بھیرواکمتول ضلع مدھوبنی

(۴) پرنسپل مدرسہ قادریہ سلیمیہ چاند پورہ، ایسواپور، چھپرہ بہار

(۵) دائرۃ المعارف الامجدیہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو یوپی

(٦) ادارۂ اسلامی غوث الوریٰ مخدوم سرائے سیوان بہار

(۷) فیضی کتاب گھر مہسول چوک سیتامڑھی بہار

بسم الله الرحمٰن الرحیم

# سرکار محبؔ، ایک تعارف

تیرہویں صدی ہجری کے نصف آخر اور چودھویں صدی کے اوائل میں برصغیر ہندوپاک کے سپہرے علم و فضل پر جو قابل قدر اور مقتدر، باوقار اور باعظمت شخصیتیں مہرو ماہ بن کر ضوفگن ہوئیں اور اپنے انوار و تجلیات سے ایک عالم کو منور مجلّٰی کیا ان میں حقائق آگاہ، معارف دستگاہ، عمدۃ المحققین، محبّ اعلحضرت مولانا حافظ مفتی محمد عبد الرحمٰن المعروف بہ سرکار محبی پوکھریروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، ممدوح مکرم اپنے فضل و کمال اور علمی و روحانی آرائش و زیبائش کے اعتبار سے حسن و خوبی کا گلستاں اور علم و حکمت کا شمس بازغہ ہیں، اتنی عظیم المرتبت شخصیت پر میں نے روشنی ڈالنے کے لئے قلم اٹھایا یہ بالکل آفتاب کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے میں قطعا اس لائق نہیں ؂

میری مجال تیری بزم اور لن ترانیاں
میں نقش پائے رہ رواں، تو افسر جہانیاں

اس لئے مجھ جیسے بے بضاعت کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کے دینی و ملی، علمی و عملی، روحانی و عرفانی، تدریسی و تصنیفی کارناموں پر خامہ فرسائی کی جرأت کروں، تاہم ان کے متعلق کچھ لکھنا جہاں اس لئے ہے کہ اپنے سر احسان ناشناسی کا الزام نہ آئے ورنہ ؂

میری مشاطگی کو کیا ضرورت حسن معنی کی
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنابندی

سرکار محبی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت تیرہویں صدی ہجری کے نصف آخر ۱۲۷۲ھ

میں صوبۂ بہار کے ضلع مظفر پور (موجودہ ضلع سیتامڑھی) کے نہایت مشہور و معروف اور مردم خیز قصبہ "پوکھریرا شریف" میں ہوئی اور وہی آپ کا مسکن رہا اب مدفن و مزار بھی وہیں ہے۔

**نسب نامہ** :۔نام، **محمد عبدالرحمٰن** قادری نورالحلیمی بن استاذ الاساتذہ شیخ منیر الدین بن ریاض الدین صدیقی، کنیت : ابو الولی۔ تخلص : مجبی۔

سرکار مجبی علیہ الرحمہ نے اپنی آبائی درسگاہ [illegible] میں علوم و فنون حاصل کیا، علوم مشرقیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد اولاً امانت کا کام انجام دیا، پھر گاندھی عزم کی اسلام دوز تحریک اور وہابیت و دیوبندیت کی عقیدہ سوز چال سے بیزار ہو کر امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید میں بہار میں سرگرم عمل ہوئے، حضرت صابر اللہ چشتی مرادآبادی نے سرکار مجبی کی شان میں منقبت تحریر فرمائی تھی اس کا ایک شعر یہ ہے ؎

مولوی احمد رضا ہوں یا کہ تم نے ہند سے
میٹ دی ہے گاندھویت عبدرحمٰن قادری

حتی کہ آزادی ہند میں بھی حصہ لیا اور سلسلے میں جو بڑے بڑے شہروں میں کانفرنسیں ہوتی تھیں تو شہر مظفر پور کی کانفرنس سرکار مجبی کی قیادت و صدارت میں پوکھریرا شریف میں منعقد ہوئی جسکی قدر تفصیلی رپورٹ اسی زمانے میں مرادآباد سے نکلنے والا رسالہ "السواد الاعظم" میں شائع ہوئی تھی۔

**بیعت و خلافت** :۔ شہزادۂ غوث اعظم حضرت سید داتا نور الحلیم شاہ کاشغری علیہ الرحمہ (مدفن و مزار موضع نستہ ضلع دربھنگہ بہار) کی فراست و بصیرت نے پہلی ہی نظر میں آپ کو اپنی خلافت و نیابت کے لئے منتخب فرمالیا۔

ممدوح مکرم سرکار مجبی علیہ الرحمہ وہی ہیں جن کو امام عشق و محبت، مجدد دین و ملت فاضل بریلوی نے "مجبی" الف حرف ندا آخر میں ضم فرما کر محبوب و مطلوب لفظ سے نوازا تھا،

چونکہ لفظ مجی کا صدور امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان فیض ترجمان سے ہوا تھا، اس لئے سرکار مجی اپنے نام کا اس لفظ کو تتمہ بنالیا اور ہمیشہ اپنا تخلص فرماتے رہے جو کہ علم کی منزل میں ہو گیا ؎ پایا ہے شاہ بریلی سے مجی کا لقب

شادماں تھے کس قدر اعلیٰ حضرت آپ سے (از، نوری کلکتوی)

حب اعلیٰ حضرت کا رشتہ ایسا تھا کہ خود سرکار مجی مرتضیٰ حسن در بھنگی کے اس رسالے کا جواب جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر افترا پردازی کا مجموعہ بن کر لکھنؤ سے شائع ہوا تھا اس میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں مولانا احمد رضا خاں صاحب لازالت شموس افاضاته طالعة کا شاگرد نہیں، مرید نہیں، البتہ میں انہیں بحر ذخار علوم دینیہ اور رسمیہ متعارفہ جانتا ہوں، اور اس وقت ہندوستان میں ان کا ثانی نظر نہیں آتا، بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو جمیل بنایا ہے "ان الجمیل جمیل العلم والادب" سے میں ان کا ایک محبّ ہوں۔

احب الصالحین لست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحاً

اور میرا کام ہے تا بمقدور ہر جا اعتدال سے گرے ہوئے کی رہنمائی کروں اور آپ حد اعتدال کے اعتدال سے بڑھ کر گرے ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپ کی تحریر پر تزویر پر تازیانۂ اصلاح رسید کرتا ہوں کہ اس سے چھٹی کا دودھ نکل جائے تو عجب نہیں، اگر آپ اس پر سنبھلے تو خیر میں بھی اپنے سیف قلم کو درنیام کرلوں گا ورنہ ضربت ضرباً بالقلم کا وہ سبق پڑھاؤں گا کہ قیامت تک یاد رہے گا، فنستعین بالمستعان وعلیه التکلان، (الجواب المستحسن فی رد ہفوات مرتضیٰ حسن، ص ر ۳)

سرکار مجی علیہ الرحمہ کو مجدد اعظم قدس سرہ سے تین ملاقاتیں ہوئیں، دو

مرتبہ خود سرکار مجی نے بنفس نفیس بریلی شریف جاکر ملاقات کی اور تیسری ملاقات جب امام احمد رضا پٹنہ جلسۂ ندوہ میں تشریف لائے تھے اور ایک مرتبہ سرکار مجی نے ماہ صفر ۱۳۲۴ھ میں بڑے عالمی پیمانہ پر جلسہ کروایا تھا جس میں اس وقت کے اکثر جلیل القدر علماء اہل سنت پوکھریرا شریف تشریف لائے تھے اس جلسہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو بھی مدعو کیا گیا مگر امام احمد رضا قدس سرہ دینی مصروفیات کے سبب اپنی معذرت کا خط تحریر فرماکر خلف اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا کو اپنی جگہ گرامی نامہ کے ساتھ روانہ کیا جس میں تحریر تھا۔

"اگرچہ میں اپنی مصروفیت کی بناپر حاضری سے محروم ہوں، مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں یہ میرے قائم مقام ہیں ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی کہا جائے" (تذکرہ اکابر اہل سنت)

خط کے ساتھ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنا ایک قیمتی جبہ بھی سرکار مجی علیہ الرحمہ کی نذر فرمائی، جو آج بھی خانقاہ رحمانیہ نوریہ میں موجود ہے، اس جلسے کی روداد اشعار میں بالتفصیل بنام "توضیح ملل" ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی نے شائع فرمائی تھی

سرکار مجی علیہ الرحمہ علمائے اہل سنت میں بے حد نمایاں مقام اور امتیازی شان رکھتے تھے، دین مصطفیٰ کے عظیم مبلغ، درسگاہ کے عمدہ مدرس، دارالافتاء کے بہترین مفتی، دارالتصنیف کے عالیشان مصنف، میدان تصوف کے بے مثال صوفی، میدان مناظرہ کے طلیق اللسان مناظر، فارسی واردو کے عظیم شاعر تھے، جودت طبع اور امعان نظر میں اپنی مثال آپ تھے تقاضائے وقت کے مطابق کئی کتب ورسائل تحریر فرمایا سب اسی وقت زیور طبع سے مزین ہو کر مقبول عوام و خواص ہوئیں، راقم الحروف نے متعدد رسالوں کی زیارت کی ہے، اس کے مقبولیت کی اہم سند یہ دیکھی کہ سب اکابر اہل سنت کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہیں مثال کے طور پر چند کتب ورسائل کے اسماء درج کرتا ہوں اور ساتھ ان اکابر کے نام جن کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔

(۱) الحبل القوی لهداية الغوی باہتمام۔ ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی
(۲) چہک بلبل ناداں معروف بہ حدیث وہابیاں " "
(۳) نور الهدیٰ فی ترجمة المجتبی " " "
(۴) تعلیم تفسیر مجی " " "
(۵) نور الطلاب فی علم الانساب اول "صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی
(۶) " حصہ دوم " "مصنف بہار شریعت
(۷) غرة المحجلین معروف بہ نور اسلام باہتمام مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خاں بریلوی
(۸) بارہ ماسہ خادم رسول " خادم عارفاں عابد علی خاں لکھنوی

مذکورہ بالا کتب و رسائل کے علاوہ چند اور رسائل و کتب ناچیز کے پاس موجود ہیں، ان کی تصنیفات میں سب سے اہم خصوصیت کا حامل قرآن شریف کا فارسی ترجمہ ہے جو آج تک قلمی نسخہ کی شکل میں ہے۔

تبلیغ علم دین کی غرض سے ۱۳۱۰ھ میں مدرسہ نور الہدیٰ کا قیام عمل میں لائے جو صوبۂ بہار کے علاوہ بنگال و نیپال کے تشنگان علوم کے لئے مرکز توجہ رہا، سرکار مجی نے اپنے محدود وسائل کے باوجود "نور الہدیٰ" نام کا رسالہ بھی جاری فرمایا تھا۔

ان تمام خوبیوں کے حامل سرکار مجی علیہ الرحمہ قضائے الٰہی کے مطابق ۱۳۵۰ھ بمطابق ۱۹۳۱ء میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ؎

ان کو بھلا سکیں گے نہ اہل جہاں کبھی
جو لوگ زندگی میں کوئی کام کر گئے

ان کی آخری آرام گاہ پوکھریرا شریف میں آج بھی عوام و خواص کے لئے اکتساب فیض کا مرکز ہے ہر سال "سرکار مجی کانفرنس ۱ر ۲ر ۳ر جمادی الاول کو جانشین سرکار مجی محبوب الاولیاء حضرت مولانا الحاج محمد حمید الرحمٰن صاحب قادری کے زیر اہتمام منعقد ہوتی ہے۔

یہ دربار مجی میکدہ ہے اہلسنت کا
شرب معرفت پی لے جسے پینے کی حاجت ہے
(از نبیرۂ اعلحضرت رحمانی میاں بریلوی)

سرکار مجی کی علمی خدمات کو دوبارہ ترتیب جدید کے ساتھ شائع کرانے کا عزم کر چکا ہوں جس کی پہلی کڑی آپ کے ہاتھوں میں ہے، دعا فرمائیں رب قدیر تلافیٔ مافات کی توفیق عطا فرمائے، اپنی کم علمی کے باوجود مکمل غور و خوض کے ساتھ اس کتاب کی ترتیب اور تحشیہ کا کام انجام دیا ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی یا کسر باقی رہ گئی ہو تو اس کو میری کم علمی سمجھ کر مجھے اطلاع دیں انشاء اللہ آئندہ صحیح کر دیا جائیگا، صاحب کتاب سرکار محبّی علیہ الرحمہ اس سے بری ہیں۔

اخیر میں اپنے چند بزرگوں کا تذکرہ نہ کروں تو میرے اوپر احسان ناشناسی کا الزام آئے گا، اولاً سیدی حضور نانا جان جانشین مجی الحاج محمد حمید الرحمان صاحب قادری کی کرم نوازی ہے کہ اپنی مخصوص دعاؤں کے ساتھ اس کتاب کی طباعت کے اخراجات کا اپنے زر خاص سے انتظام فرما کر مجھے حوصلہ بخشا، ثانیاً، ماموں جان مفتی مولانا محمد رضا صاحب رحمانی و جناب مفتی محمد اشرف رضا صاحب قادری کا شکر گزار ہوں کہ یہ دونوں حضرات سرکار مجی کے علمی سرمایہ اور ان کے حالات سے متعلق معلومات فراہم فرماتے رہتے ہیں

ثالثاً، مخدومہ مرحومہ والدہ کریمہ کی دعاؤں اور عم محترم مولانا محمد فاروق احمد صاحب مصباحی کی نوازشات کا احسان مند ہوں کہ جن کے وسیلے سے آج احقر اس لائق ہوا۔

رب قدیر اپنے محبوبوں کے طفیل ان سبھوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور میری اس کوشش کو قبول فرما کر مزید دینی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

اسیر مجیؒ
ریحان رضا انجم مصباحی مدھو بنی بہار
۲۱ صفر ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۵ مئی ۲۰۰۱ء

# تأثرات جمیلہ

(ا) فقیہ عصر شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الحاج محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ سابق صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

الحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسول الله تعالیٰ وآله وصحبه

شمالی بہار کے موجودہ نئے ضلع سیتامڑھی میں پوکھریرہ شریف بہت قدیم اور بافیض قصبہ ہے، یہاں مجدد اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ کے بہت چہیتے محبوب اور محبّ حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن عرف محبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گزرے ہیں، جن کی شخصیت اس علاقے میں مرکز اعظم کی تھی، بہت ہی بافیض بابرکت علم ظاہر وباطن سے آراستہ مرتاض بزرگ تھے، جن کا فیض صوبہ کے باہر بھی بہت دور دور تک پھیلا اور آج بھی ان کی نسل کے ذریعہ ان کا فیض جاری ہے، ۱۱/ ۱۲/ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۴/ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں کچھ غیر مقلدین نے آکر مسئلہ تقلید پر بحث کرنی چاہی تھی لیکن حضرت محبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے وہ کیا ٹکے ایک ہی دوراؤنڈ میں ساکت وصامت ہوگئے بلکہ تقلید شخصی کے وجوب کو تسلیم کرنا پڑا۔

اسی واقعہ کو روداد کی شکل میں بنایا، بنام الحبل القوی لهداية الغوی اسی وقت چھاپ دیا گیا تھا اب نبیرۂ محبی مولانا حمید الرحمٰن صاحب کے نواسہ محمد ریحان رضا نے مجھ سے خواہش کی کہ میں اس خاندان کے بارے میں بالاختصار کچھ تحریر کردوں، افسوس ہے کہ میں اس خاندان سے عقیدت رکھتے ہوئے بھی حالات سے بالکل بے خبر ہوں، بہر حال عزیزی مولوی محمد ریحان رضا سلمہ وغیرہ کی دلداری کے لئے یہ چند سطریں لکھوادیا ہوں، حالانکہ اس رسالہ پر جب مجدد اعظم اعلیحضرت قدس سرہ کی تقریظ موجود ہے نہ

صرف اعلیحضرت ہی کی بلکہ اس وقت کے متعدد بزرگوں کی حتی کہ اس خادم کے استاذ الاستاذ فی الحدیث خاتم المحدثین حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تقریظ موجود ہے تو اب اس کی کوئی حاجت نہیں کہ میں اس رسالۂ مبارکہ کے بارے میں کچھ لکھوں **لا عطر بعد العروس**، لیکن صرف اس امید پر میں یہ سطریں لکھوا رہا ہوں کہ ان بزرگوں کے صدقے میں میرے یہ ٹوٹے پھوٹے کلمات بھی قبول ہو جائیں گے۔ تقلید کے سلسلے میں رسالہ میں صریح ہے کہ دو درجے ہیں اول مطلق تقلید یہ فرض ہے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس پر امت کا اجماع ہے، اس سے غیر مقلدین کو بھی انکار نہیں، دوسرا درجہ تقلید شخصی کا ہے یعنی چار ائمہ میں سے کسی ایک معین امام کی احکام شرعیہ میں تقلید کرنا، اس کے واجب ہونے پر بھی تمام امت کا اجماع ہے، غیر مقلدین اس کا انکار کرتے ہیں اور وہ بھی بہت بیہودگی کے ساتھ یہاں تک کہ اسے بدعت اور شرک بھی کہہ دیتے ہیں۔

اس پر پہلی گزارش یہ ہے کہ غیر مقلدین کے انکار سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے کہ غیر مقلدین مسلمان نہیں اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنیکی وجہ سے اور ایک گستاخ کو اپنا امام اور پیشوا بنا لینے کیوجہ سے اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور کسی کافر مرتد کا اس اجماعی مسئلہ سے انکار کرنا اس کے اجماعی مسئلہ ہونے پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن وحدیث سے مسائل کا استخراج سب کے بس کی بات نہیں، نہ اس کی سب کو اجازت ہے امت کا اجماع اس پر ہے کہ یہ حق صرف مجتہد کو حاصل ہے، اور مجتہد ہونے کے لئے کثیر شرائط ہیں جو اس زمانہ میں کسی بھی عالم کے اندر پائی نہیں جاتیں۔ آج ہی نہیں بلکہ تیسری صدی ہی میں یہ بات پیدا ہو گئی تھی کہ کوئی ایسا جامع شخص نہیں تھا جو مجتہد ہو، اس لئے اسی وقت پوری امت نے اجماع

کرلیا تھا کہ ہر خاص وعام، عالم وغیر عالم پر تقلید شخصی واجب ہے، وہ بھی اس قید کے ساتھ کہ چاروں مشہور ائمہ میں سے کسی ایک امام کی، لیکن غیر مقلدین اس کا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط کرنا صرف مجتہد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر مولوی قرآن وحدیث سے مسائل کا استخراج کرسکتا ہے، سردست اس بحث کو یہیں چھوڑ دیتے ہیں اور ہم صرف غیر مقلدین سے ایک سوال کرتے ہیں۔ کہ وہ جاہل جو فعل، نصر کا معنی بھی نہیں جانتا وہ احکام شرعیہ پر عمل کیسے کرے؟ لامحالہ ان کو کہنا پڑتا ہے وہ اپنے زمانے کے علماء کی تقلید کرے، اب ہمارا سوال یہ ہے اس زمانے کے علماء اگر آپس میں مختلف ہوں تو وہ جاہل کیا کرے گا، اس کے جواب میں غیر مقلدین کہتے ہیں ان دو مختلف علماء میں جس کی بات اس کو پسند ہو اس کو قبول کرے، اب ہر شخص سوچے کہ شریعت کی اتباع ہوئی؟ کہ اتباع نفس ہوا؟ جب اپنے پسند پر عمل کررہا ہے تو یقیناً اپنے نفس کی اتباع کررہا ہے، شریعت کی اتباع نہیں کررہا ہے اب وہ مصداق ہوا اس آیۂ کریمہ کا ان یتبعون الاالظن وما تھوی الانفس (النجم آیت ۲۳) ترجمہ : اور یہ لوگ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔

پھر اس زمانے کے علماء کا جو حال ہے سب کو معلوم ہے خصوصاً غیر مقلدین کے علماء کا اس لئے امت نے اس پر اجماع کیا کہ سلف صالحین میں جو مجتہد گزرے ہیں جن کے علم وفضل، تقوی پرہیزگاری، خداترسی، امت کے ساتھ خیر خواہی حق پر استقامت حق کے معاملے میں بڑی سے بڑی طاقتوں حتی کہ بادشاہوں تک کی پرواہ نہ کرنا اور اس راہ میں بڑی سے بڑی مصیبت ہنس کھیل کر برداشت کرلینا سب کو معلوم ہے ان کی تقلید کی جائے اور کسی ایک معین امام کی تقلید اس لئے ضروری قرار دی گئی کہ اگر کسی ایک معین امام کی تقلید نہیں کرتا بلکہ کچھ مسائل میں ایک امام کی تقلید کرتا کچھ مسائل میں دوسرے امام کی، یہ امام کی تقلید نہیں ہوئی اپنے خواہش نفس کی تقلید ہوئی! اس لئے کہ کچھ مسائل

میں ایک امام کی بات مانتا ہے اور کچھ مسائل میں دوسرے امام کی، یہ کس بنیاد پر ہوگا، یہ مجتہد ہے نہیں کہ دلائل کی حیثیت سے کسی ایک کو ترجیح دے، لامحالہ وہ کہے گا کہ ہم کو جس امام کی جو بات پسند آتی ہے اسی کو ہم مانتے ہیں تو یہ امام کی پیروی نہیں ہوئی خواہش نفس کی پیروی ہوئی، حقیقی تقلید یہی ہے کہ جملہ احکام میں کسی ایک امام کی تقلید کی جائے اس لئے عقلی طور پر بھی تقلید شخصی واجب ہوئی۔

محمد شریف الحق امجدی

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

(۲) بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی عبد المنان صاحب اعظمی
شیخ الحدیث مدرسہ شمس العلوم گھوسی مئو

تیرہویں صدی کی دوسری دہائی میں پوکھریرا ضلع مظفرپور (موجودہ ضلع سیتا مڑھی) میں حضرت مولانا العلام مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب محبیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت وجماعت کے علماء میں اعلام کا درجہ رکھتے تھے، اور دین حنیف وملت بیضائے محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہ الصلاۃ والسلام کے اساطین میں شمار ہوتے تھے۔ سارا علاقہ ان کے ایمان وعلم کے نور سے روشن اور منور تھا اور علاقہ کے گمراہ فرقے آپ کے دبدبہ اور علمی جدوجہد سے خائب وخاسر رہتے تھے، آپ کا مدرسہ بھی تھا اطراف ہند سے علماء اہل سنت کو موقع بہ موقعہ جلسہ میں بلاتے تھے خود بھی صاحب تدریس وتقریر تھے۔ ایک انجمن بنام نور اسلام قائم کی تھی، الغرض آپ کی مساعیٔ جمیلہ سے پورے دیار میں مذہب اہل سنت وجماعت کو بڑی رونق اور دیوبندیوں، وہابیوں کو نہایت وحشت تھی۔

زیر نظر رسالہ "الحبل القوی لهداية الغوی" غیر مقلد سے مباحثہ کی روداد ہے جس میں حضرت محبی صاحب نے قرآن واحادیث کے دلائل سے تقلید شرعی کو ثابت فرمایا ہے۔ جو کہ اسی زمانہ میں شائع ہو چکی تھی۔ قابل مبارکباد ہیں مولانا ریحان رضا سلمہ المنان کہ حضرت نبیرہ کے اس رسالہ کو دوبارہ ترتیب دے کر شائع کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

عبد المنان اعظمی
مدرسہ شمس العلوم گھوسی مئو یوپی
۴؍ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

## (۳) شہزادۂ صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

فخر الاماثل، تاج الافاضل، عارف حقیقت، ماہر شریعت و طریقت حضرت مولانا محمد عبد الرحمٰن المعروف بہ سرکار مجی علیہ الرحمۃ والرضوان کا شمار اواخر تیرہویں صدی ہجری سے اوائل چودہویں صدی ہجری میں مذہب اہل سنت وجماعت کے بلند قامت علماء کرام میں ہوتا ہے۔

جودت طبع، حفظ واتقان، امعان نظر اور حاضر جوابی میں آپ اپنی مثال تھے، آپ کا علم مستحضر تھا، مباحثہ ومناظرہ میں بر محل آیات واحادیث سے استدلال قائم فرماتے اور قابل اعتراض گفتگو پر آپ سخت گرفت فرماتے، یہاں تک کہ مدمقابل لاجواب ہوجاتا

اس رسالہ "الحبل القوی لهداية الغوی" کے مطالعہ کے بعد یہ اندازہ لگا کہ بحث تقلید شرعی اور تقلید شخصی کے ثبوت میں ہونے والی تھی، مگر سرکار مجی علیہ الرحمہ نے اول بحث تقلید شرعی کے ثبوت میں جب آیات واحادیث سے دلائل پیش فرمائے تو اسی پر مدمقابل لاجواب ہوکر تقلید کے وجوب کا قائل ہوگیا۔ بلاشبہ اگر بحث دونوں موضوع پر مکمل ہوتی تو بہت سارے نایاب علمی جواہر پارے ہمارے ہاتھ آتے۔

لائق ستائش ہیں عزیز گرامی ریحان رضا سلمہ جو سرکار مجی کے علمی جواہر پارے کو منصۂ شہود پر لانے کا عزم محکم کئے ہوئے ہیں، رب قدیر انہیں اور جذبۂ صادق عطا فرمائے۔ آمین!

ضیاء المصطفیٰ قادری

۱۹؍ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ

باسمہ تعالیٰ

# تقریظات و تصدیقات

(۱) شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم اعلیحضرت **امام احمد رضا** قادری بریلوی قدس سرہ

**الحمد لله و كفى وسلم على المصطفى و اله الشرفاء و صحبه اللطفاء والعلماء والعرفاء لا سيما الا ئمة المجتهدين كا شفى كل خفاء والتابعين لهم باحسان وصدقه وو فا .**

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے اس رسالہ الحبل القوی لھدایۃ الغوی کو مطالعہ کیا حق سبحانہ و تعالیٰ مولانا المکرّم ذی المجد والکرم سالک الطریق الامم حامی السنن ماحی الفتن نجدی شکن وہابی فگن مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب معروف بمجےؒ جزاه الله سبحانه جزاء الاحباء کو تائید دین وتبکیت مفسدین واعانت راشدین واہانت معاندین کے ساتھ دائم و قائم رکھے اور ان اقطار وامصار کوان کی حمایت سنت ونکایت وبدعت مجمع مکارم۔ بلاشبہ غیر بالغ منصب اجتہاد پر تقلید ائمہ بنص قطعی قرآن عظیم واحادیث واجماع فرض متّحتم ہے اور اس سے عدول شریعت مطہرہ کے دائرہ سے خروج اور ورطۂ تیرہ ضلال ونکال میں ولوج ہے اس قدر پر تو اجماع قطعی موجود بلکہ بتصریح علماء کرام وہ ضروریات دین میں معدود۔ رہی تعیین متبوع جسے تقلید شخصی کہئے حق یہ ہے کہ ان ازمنہ میں اس سے اصلاً مفر نہیں۔ تخیر تابع نظر اور نظر مفقود اور تخییر حسب تصریح ائمہ دین مثل امام اجل عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اکابر صراحۃً فتح باب فسق وتباب ہے اور سد فتنہ اہم واجبات سے ہے تو تقلید شخصی کے وجوب میں اصلاً محل کلام نہیں اور نفی بعض نظر بنفس ذات منافی ثبوت بوجوہ خارجہ نہیں۔ کمالا يخفى على اولى التحقيق وهوالتطبيق وبه يحصل التوفيق وبا لله تعالى التوفيق والله سبحانه

وتعالی اعلم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضاالبریلوی

عفی عنہ بحمدن المصطفیٰ النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(٢) حضرت علامہ و مولانا قاضی محمد عبد الوحید صدیقی عظیم آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الحمد لولیہ والصلاۃ علی اھلھا

واقعی جو کچھ حضرت بحر العلوم امام العلماء رئیس الفقہاء مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت قاہرہ عالم اہلسنت مولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ مد ظلہ نے دربارۂ تقلید شدید ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور نیز دربارۂ تقلید شرعی کے فرمایا بے کم وکاست صحیح ہے اور اس رسالہ کے مصنف کا بھی یہی منشا ہے۔

فجزیٰ اللہ تعالیٰ کلیھما خیر الجزاء فی الاخرۃ والاولی۔

الساطر الوازر خادم اہلسنت محمد عبد الوحید صدیقی سنی حنفی

عظیم آبادی عفاہ اللہ تعالیٰ عنہ وعن والدیہ

(۳) شیخ الشیوخ خاتم المحد ثین حضرت علامہ و مولانا وصی احمد حنفی صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت شریف یوپی

میں نے عالم یلمعی فاضل لوذعی محقق بعدیل ومدقق بے شیل حامئی سنت ماحیٔ بدعت مولانا ذی الفہم الثاقب والرای الصائب سیدنا مولوی مجی صاحب کا رسالۂ جزیلہ مسمی بہ الحبل القوی لہدایۃ الغوی کو من اولھا الی اٰخرھا حرفاً حرفاً دیکھا اس کے دعاوی کو مبرہن اور دلائل کو روشن پایا جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً وجعل سعیہ مشکورا بیشک تقلید واجب ہے اور منکر اس کا خاسر اور خائب ہے۔

عقود الجواہر المنیفہ میں جو حدیث شریف میں مستند کتاب اور مقبول علمائے اولی الالباب ہے، محدث مصری سیدنا المرتضی الحسینی تحریر فرماتے ہیں کہ اطبق الناس الان علی ان اھلسنۃ ھم اھل المذاھب الاربعۃ الانتھی اتفاق کیا سب علماء نے اس پر کہ سنی وہی لوگ ہیں جو ان چاروں مذہب میں سے کسی خاص مذہب کے پابند ہیں اور سواان چار مذہب والوں کے سب ناری اور دوزخی ہیں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم فقط۔

حررہ العبد المسکین خادم احادیث خاتم المرسلین

وصی احمد حنیفی حنفی سنی صانہ اللہ تعالیٰ عن شر

کل غبی وغوی من الرافضی والوہابی والندوی۔

(۴) حضرت علامہ مدقق بے مثیل مولانا ابو نعمان محی الدین اعجاز حسین مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الحمد لله والسلام على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ہر شخص اہل اسلام صاحب فہم وادراک کو لازم ہے کہ اپنی لیاقت اور مبلغ علم کو دیکھے سمجھے خیال کرے کہ مجھ کو مرتبہ اجتہاد اور استخراج احکام معاملات وعبادات شرعی کا حاصل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس شخص کو تقلید کرنا کسی مذہب کی ضروری نہیں ہے خود لیاقت سمجھنے احکام کی آیات اور احادیث سے رکھتا ہے جہاں کہیں ضرورت ہو گی اور کسی واقع میں نص قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اجماع امت کی بتصریح تطبیق نہ ہو گی تو اس کو اپنے قیاس کی قوت سے کسی اصل شرعی پر ان اصول ثلثہ میں سے منطبق کریگا کسی مجتہد مطلق کی تقلید کی ضرورت اس کو نہ ہو گی یہ تو خود مجتہد ہے، حکم بقدر ضرورت کے نکال لے گا فاسئلوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون (۱) کا مامور نہ ہو گا اور قوت اجتہادی لیاقت استخراج احکام کی حاصل نہیں ہے تو ضرور التزام اور اتباع کسی مذہب کا مذاہب اربعہ میں سے اس شخص پر ضرور ہو گا بلا تقلید چارہ نہ ہو گا ورنہ کسی حکم اور حادثے کا حال مطابق احکام شرع شریف اصلاً نہ جان سکے گا اور مامور ہو گا حکم نص قطعی الدلالۃ فاسئلوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون کا بمنطوق آیت شریف کے اس شخص پر تقلید واجب ہو گی، آیت موصوف کو وجوب تقلید کی دلیل گردانا سلف صالحین کا طریق انیق ہے کہ اسکو علماء معتمد علیہم نے پورے طور پر بتفصیل بیان فرمایا مختصراً بعض بعض ثقات معتبر کی عبارات بقدر حاجت کو اس تصحیح میں ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) پس سوال کرو علم والوں سے جو تم نہیں جانتے۔

قال العلامة سمهودی فی عقد الفرید . التقلید قبول القول بان یعتقد من غیر معرفة دلیله فاما مع معرفة دلیله فلا یکون الالمجتهد لتوقف معرفة الدلیل علی معرفة سلامته عن التعارض بناء علی وجوب البحث عن التعارض ومعرفة السلامةعنه متوقف علی استقراء الادلة کلها ولا یقدر علی ذالك الاالمجتهد ومن لم یوجب البحث عن المعارض والنفی بمجردمعرفة الدلیل کمن اجازالتمسك بالعام قبل البحث عن المخصص فلم یکتف بمعرفته من غیر مجتهد اذلاوثق لمعرفة غیره فی الادلة الظنیة وقال فیه ایضا و دلیل وجوب تقلید غیر المجتهد مجتهدا قوله تعالی مجده فاسئلوا اهل ذکران کنتم لا تعلمون ۔(٢)

(٢)ترجمہ : علامہ سمہودی نے عقد الفرید میں تقلید سے متعلق فرمایا کہ بلا معرفت دلیل کسی کا قول مان لینا اس کو تقلید کہتے ہیں، رہا دلیل کی معرفت کیساتھ تو یہ صرف حق مجتہد ہے اس لئے کہ دلیل کی معرفت اس کے تعارض سے سالم ومحفوظ ہونے پر موقوف ہے، اس بنا پر کہ تعارض اور سلامتیٔ تعارض کی بحث وتفتیش تمام دلیلوں کے استقراء پر موقوف ہے اوراس پر صرف مجتہد کو قدرت مل سکتی ہے، اور جو شخص محض دلیل کی معرفت رکھے اور معارض ونفی کا علم نہ رکھے جیساوہ شخص جس نے مخصص کی بحث وتفتیش سے قبل عام سے استدلال کیا تو غیر مجتہد سے یہ معرفت دلیل کافی نہیں ہے اس لئے کہ ظنی دلیلوں میں غیر مجتہد کی معرفت قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں۔

اور عقد الفرید میں یہ بھی فرمایا ہے کہ غیر مجتہد پر کسی مجتہد کی تقلید واجب ہے اس کی دلیل اللہ عزوجل کا ارشاد ”فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون“

(پس سوال کرو علم والوں سے اگر تم نہیں جانتے)

اور قول سدید میں ہے و من لم یکن له قدرة وجب علیه اتباع من ارشده الی ما کلف به ممن هو من اهل النظر والاجتهاد والعدالة وسقط عن العاجز تکلیفه با لبحث والنظر لعجزه لقوله تعالیٰ مجده لا یکلف الله نفساً الاوسعها ولقوله تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وهی الاصل فی اعتماد التقلید کما اشار الیه محقق ابن الهمام وقال محقق الطحطاوی وقال بعض المفسرین فعلیکم یامعشر المؤمنین باتباع الفرقة الناجیة المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالیٰ وتو فیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته فی مخالفتهم وهٰذه الطا ئفة النا جیة قد اجتمعت الیوم فی المذا هب الاربعة هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من هٰذه المذاهب الاربعة فی ذالك الزمان فهو من اهل البدعة والنار

---

اور قول سدید میں ہے کہ جس کے پاس اجتہاد نہ اس پر ان اصحاب نظر واجتہاد وعدالت کی اتباع لازم ہے جو اس کی ان امور کی طرف رہنمائی کریں جس کی اس کو تکلیف دی گئی ہے اور عاجز سے بحث ونظر کی تکلیف ساقط ہے اس کے لئے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "لا یکلف الله نفساً الا وسعها" (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مکلّف نہیں کرتا ہے مگر اس کی طاقت کے مطابق)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون"
(پس سوال کرو علم والوں سے اگر تم نہیں جانتے)

اور اعتماد تقلید کی یہی اساس وبنیاد ہے جیسا کہ محقق ابن ہمام نے اس کی طرف اشار فرمایا اور محقق طحطاوی اور بعض مفسرین نے فرمایا، ائے جماعت مؤمنین تم پر اس فرقۂ ناجیہ کی اتباع لازم و ضروری ہے جس کا نام اہل سنت وجماعت ہے کیوں کہ اللہ عزوجل کی نصرت ومدد اور اسکی توفیق ان کی موافقت واتباع میں ہے اور اس کی ناراضگی اور غضب اور ترک نصرت ان کی مخالفت اور پیروی نہ کرنے میں ہے اور یہ فرقۂ ناجیہ آج ان چار مذاہب میں جمع ہے، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور اس زمانے میں ان چار مذاہب سے جو خارج ہے وہ بد مذہب اور ناری ہے۔

علاوہ اس کے بکثرت اقوال محققین متبتین تقلید کے مطولات میں مذکور ہیں اور اس پر اجماع امت ہو گیا ہے۔ پھر اتباع مذاہب اربعہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ حادثۂ واحد میں ہر چہار مذکورین کا اتباع کیا جائے تو یہ صورت تلفیق ہو گی کہ باطل ہے۔ **کما قال الامام الشعرانی الشافعی فی المیزان و اعلم ان الحکم الملفق باطل بالاجماع** (۳) تو اب ضرور ہوا کہ کسی ایک مذہب کی مذاہب اربعہ میں سے خاص کر کے تقلید کرنی ہو گی کہ عین طریقہ ہے صلف صالحین اور فضلائے اہلسنت والجماعۃ کا اور خلاف اس کا درست نہ ہو گا در صورت خلاف ورزی مورد ہو گا نص شریف **ویتبع غیر سبیل المومنین نو له ماتولی ونصله جهنم وسائت مصیراً** (۴) کا جب کہ تقلید اس شخص عامی غیر واقف مسائل شرعی پر کتاب وسنت واجماع امت سے لازم ہوئی تو لامحالہ کسی مذہب کا مذاہب اربعہ میں سے کسی حادثے میں مقلد ہو گا اور رائے اس مجتہد کی ضرور صحیح تصور کرے گا اور در صورت صحیح نہ خیال کرنے کے وہ تقلید اس کی بیکار وملعبہ ٹھہرے گی کہ وہ امر دین میں کسی صورت سے درست نہیں ہے۔ پس ہر گاہ اس پر صحیح جان کر اور قول مجتہد خاص کو التزام کر کے عمل کیا اور دوسرا حادثہ دریافت مسئلہ کا در پیش آیا تو اس میں بھی اس شخص ناواقف کو التزام دریافت اور تقلید اسی صاحب مذہب سے ضروری ہو گا جس کو پہلے صحیح تصور کر چکا ہے ورنہ ہر حادثے میں نیا قول مجتہد علاحدہ کا تلاش کرنا ہو گا اور کمال عسرت میں پڑ جائے گا **یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر.** (۵) کا خلاف لازم آئے گا اور نیز صورت تلفیق بھی پیدا ہو جائے گی کہ اس کی بابت قبل مذکور ہو چکا ہے کہ مخالفت اجماع کی لازم آئے گی کہ وہ جائز نہیں جبکہ اس نے ایک مذہب خاص کا التزام کر لیا تو اس کو انحراف اور رجوع طرف مذہب آخر کے صحیح نہ ہو گا،

---

(۳) امام شعرانی شافعی نے میزان میں فرمایا کہ تلفیقی (گھلا ملا) حکم بالاجماع باطل ہے۔

(۴) اور جو مسلمانوں کے سوا کوئی اور راہ چاہے اسے ہم ادھر ہی پھیریں گے جدھر وہ پھرا اور ہم اسے جہنم میں پہنچا دیں گے جو بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور سختی کا ارادہ نہیں کرتا۔

باری سبحانہ فرماتا ہے" اوفوا بالعہدان العہد کان مسئولاً (٦)۔اگر بعد التزام دوسرے مذہب کی طرف رجوع کیا تو نقض عہد لازم آئے گا کہ وہ ترک واجب ہوگا اور اگر بالکل ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کی طرف رجوع کریگا تو شرعاً اس پر تعزیر جاری ہوگی، فتاوی تاتارخانیہ میں یہ تصریح فرمایا ہے۔

من ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر وفی جواهر الفتاوی فاما الذی لم یکن من اهل الاجتهاد فانتقل من قول الی قول من غیر دلیل لکن لما یرغب من غرض الدنیا وشهوتها فهو المذموم الاٰثم والمستوجب للتادیب والتعزیر لارتکابه المنکر فی الدین واستخفافه بدینه ومذهبه انتهی مختصراً غایة الاختصار بقدر الحاجة وهکذا فی الفتاوی الحمادیة.(٧)

اور فتاوی عالمگیریہ میں بھی منقول ہے۔

حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر

اور علاوہ ان کے اقوال کثیر صلحا اور فضلا اور سلف اور خلف کے موجود ہیں جن کو بتفصیل تمام بمالا مزید علیہ حضرت مولانا و مقتدانا شاہ محمد ارشاد حسین مخدومی قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب لاجواب انتصار الحق فی ردا باطیل معیار الحق میں بحوالہ

---

(٦) وعدہ وفا کرو بیشک وعدے کے بارے میں سوال ہوگا۔

(٧) فتاویٰ تاتارخانیہ میں بتصریح ہے، جو امام شافعی کے مذہب کی طرف منتقل ہوا (یعنی جس پر تھا اس کو ترک کر کے) وہ مستحق تعزیر ہے۔اور جواہر الفتاویٰ میں ہے جو شخص اہل اجتہاد سے نہ ہو پھر بلا دلیل ایک قول سے دوسرے قول کی طرف منتقل ہو جائے لیکن جب دنیوی غرض و منفعت کی رغبت سے ہو تو مذموم، گنہگار مستحق تادیب و تعزیر ہے اس لئے اس نے دین میں ایک امر منکر کا ارتکاب کیا اور اپنے دین و مذہب کو ہیچ و کمتر سمجھا، مختصر بقدر حاجت۔

اور اسی طرح فتاوی حمادیہ اور فتاوی عالمگیریہ میں بھی منقول ہے کہ حنفی اگر مذہب شافعی کی طرف منتقل ہوا تو مستحق تعزیر ہے۔

کتب واحادیث وغیرہ ۶/۷ دلیل قدر اثبات تقلید شخصی میں ثابت و نقل فرمایا ہے کہ اس کا کوئی جواب باوجود انقضائے مدت مدیدو عرصہ بعید زائد از بست سال اس وقت تک از طرف مخالفین منکرین تقلید نہیں آیا ہے۔ اس پر توجہ کرنا چاہیئے سواد اعظم علماء وفقہاء نے تقلید شخصی کو حنفیہ اور شافعیہ میں سے اختیار کیا ہے کہ اس پر ان کا اتفاق ہے اس کی مخالفت موجب ہے عذاب جہنم کی مؤید اسکے حدیث "اتبعو االسواد الاعظم فا نه من شذشذ فی النار" (۸) ہے مگر غیر مقلدین متبع اپنے نفس امارہ کے ہو کر راہ حق پر نظر نہیں فرماتے اور اپنی خواہش کے موافق بولے جاتے ہیں نظر حق مبین ان کی بے نور ہو گئی "و من لم یجعل الله له نورا فما له من نور . فقط

ابو نعمان محی الدین اعجاز حسین مجددی عفی عنه

و عن والدیه والمسلمین۔

(۸) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیروی کرو بڑی جماعت کی پس تحقیق جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا گیا آگ میں، اور سواد اعظم مذہب مقلدین کرام ہیں۔

## (۵) محدث کبیر حضرت علامہ شاہ رحیم بخش سابق شیخ الحدیث فیض الغرباء ضلع آرہ بہار علیہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی ۔ امابعد اس عاجز نے رسالہ "الحبل القوی" کو مطالعہ کیا براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے مزین و مدلل پایا بیشک مولانا و اولانا عالم یلمعی و فاضل لوذعی جناب مولوی محمد عبد الرحمان صاحب سلمہ المنان الواہب نے دریا کو کوزے میں بھر دکھایا اور رفع اوہام باطلہ ورد مغالطات غیر مقلدین فرقۂ ضالہ و دفع شکوک و شبہات واہیہ کیلئے ایک سچا معیار بنایا جزاہ اللہ تعالیٰ جزاءً موفوراً وجعل سعیہ مقبولاً ومشکوراً واقعی ایسے ہی لوگ مستحق انعام واکرام قادر علام ہیں، کہ اپنے علم سے مسلمانوں کو نفع پہنچاتے، راہ ہدایت دکھاتے ہیں۔

اللہ سبحانہ نے اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔

ما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون ۔

یعنی تمام مسلمان تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ تفقہ فی الدین حاصل کرے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں۔

آیۂ کریمہ سے چند امور ثابت ہوئے اول یہ کہ حق سبحانہ نے تفقہ فی الدین کا سیکھنا فرض فرمایا، دوم یہ کہ عام مسلمین کو اس سے معاف فرمایا، سوم یہ کہ جو فقیہ ہوں ان پر تعلیم و ہدایت عام مسلمین کی لازم ہے، اور بیشک یہی لوگ اس کے مستحق ہیں کیونکہ قرآن

مجید کے مطالب کو سمجھ کر احکام نکالنا سب سے نہیں ہو سکتا بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے باوجودیکہ زبان ان کی عربی تھی فان لم تجدوا ماءً کے معنی حقیقۃً پانی نہ پانا سمجھ کر ایک زخمی کو تیمّم کی اجازت نہ دی انہوں نے غسل فرمایا اور انتقال فرمایا، یہاں سے دو باتیں اور بھی ثابت ہوئیں۔ (۱) بغیر تحقیق کامل کسی کو کسی مسئلے کا حکم نہ دیا جائے۔ (۲) محققین فقہائے کرام کی باتوں پر عمل کیا جائے ورنہ ویسا ہی نقصان اٹھائیں گے جیسا کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دھوکا ہوا بلکہ اور بھی زیادہ مضرت پائیں گے۔ چہارم یہ کہ عام مسلمین کو ان فقیہوں کی بات پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا پس فرضیت تقلید نص قطعی سے ثابت ہوئی کیونکہ فقہاء کرام ہی کی باتوں پر عمل کرنے کا نام تقلید ہے۔ پس بیشک یہ فرقۂ ضالہ غیر مقلدین تقلید فرض قطعی کا منکر ہو کر دائرۂ اہل اسلام سے خارج ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ ہو گیا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم .

كتبه العبد الفقير محمد رحيم بخش

السنى الحنفى الآروى عفى عنه الله القوى .

## (٦) حضرت علامہ شاہ سید محمد مقصود عالم نقشبندی علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقائق آگاہ معارف دستگاہ حامئ سنت ماحئ بدعت حضرت مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ العالی نے اس رسالۂ "الحبل القوی لهداية الغوی" میں تقلید مذہب ائمۂ اربعہ کو آیات واحادیث سے خوب ہی ثابت فرمایا۔ بیشک تقلید شخصی واجب ہے، حق تعالیٰ نے فرمایا، فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں تقلید ائمۂ اربعہ کو واجب فرمایا ہے۔ الحمد لله والمنه. ہمارے مولانا مجی صاحب نے منکرین تقلید ائمۂ اربعہ کو خوب شرمندہ فرمایا ہے، جزاہ اللہ تعالیٰ۔

طالب العلم فقیر حقیر سید محمد مقصود عالم حنفی قادری نقشبندی عفی عنہ وعن والدیہ۔

## (۷) حضرت علامہ مولانا شاہ فدا احمد مجددی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

واقعی اس زمانے میں چونکہ وجود مجتہد نہیں بغیر تقلید کے چارہ نہیں اور تلفیق کو علماء نے بالاجماع حرام لکھا ہے۔ تو ضرور ہی تقلید شخصی کے وجوب کا قول کرنا پڑتا ہے جیسے کہ تقلید جناب مکرم و معظم استاذی جناب مولوی محمد اعجاز حسین صاحب مدظلہم سے ظاہر ہے۔

العبد فدا احمد مجددی عفی عنہ

## (۸) حضرت علامہ مولانا محمد ارشد علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

غیر مجتہد پر تقلید امام معین کی ہر زمانہ میں واجب بلا شبہ ہے۔ چنانچہ حجج قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے ثبوت پر ثبوت ہو تا چلا جاتا ہے۔ علمائے معتبرین سلف و خلف کا اتفاق ہے۔ جیساکہ حضرت مخدومنا نے کچھ ادلہ اختصاراً تحریر فرمائے ہیں لھذا میں کہتا ہوں۔

التصحیح صحیح و الجواب نجیح

العبد الضعیف محمد ارشد علی عفی عنه .

(۹) التصحیح صحیح ۔ محمد عنایت اللہ خان ولد حبیب اللہ خان

(۱۰) تصحیح جناب مولانا مولوی اعجاز حسین صاحب کی بہت صحیح ہے محمد امانت اللہ

(۱۱) قد صح التحیح . محمد هدایت اللہ عفی عنہ

(۱۲) هذا صحیح .العبد محمد ظهور الحسین عفی عنه

(۱۳) حضرت علامہ و مولانا ابو محمد محمد دیدار علی سنی حنفی علیہ الرحمۃ ساکن ریاست الور۔

ذالك كذالك بیشک یہ تحریر بہت صحیح ہے۔

ابو محمد دیدار علی سنی حنفی ساکن ریاست الور.

(اس رسالہ کی مدح میں اور تقلید شرعی کے اثبات پر جہاں علماء کرام کی تقریظات موجود ہیں وہیں جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے چند رباعیات بھی تحریر فرمائی تھی، وہ رباعیات یہ ہیں)

رباعیات در مدح ایں رسالہ واثبات تقلید شرعی از جناب شاہ محمد حسین صاحب رمزؔ حاجی پوری۔

| | |
|---|---|
| اثبات میں تقلید کے لکھی ہے کتاب | بہر دل منکر ہے یہ شمشیر عذاب |
| اب بھی جو نہ سمجھیں تو خدا سمجھے رمز | دنیا میں رہیں خراب عقبی میں خراب |
| تقلید کو نافہموں نے سمجھا ہے کیا | جو رمز ہے اس میں اسے سمجھے نہ ذرا |
| تنہا پہ ہے پیروی جماعت کی فرض | لوٹا گیا قافلے کو جس نے چھوڑا |
| اسلام میں تقلید ہی ہے راہ نما | جو راہ نئی چلا وہ آخر بھٹکا |
| اگلوں کی روش پہ رمز چلنا ہے ضرور | لگتا ہے نشان پا سے منزل کا پتہ |

☆☆☆☆
☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدالله الکریم ونصلی علی رسوله الرؤف الرحیم

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً

چاہتے تھے ہم کہ خاموشی کریں گے اختیار

پر نہ مانا مفت چھیڑا اس بت عیار نے

مکرمی قومی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ روداد جلسہ تو قالب طبع میں آنے ہی کو ہے جس کا انتظار بھی خواہان اسلام کو ضرور ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شاہد مراد سے ہم آغوش ہوں گے۔ آج ۱۱۔ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۴۔ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے حالات معرض عرض میں لاتا ہوں۔

وهو هٰذا وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب۔

لامذھبان ترہت (۹) کے دبیر خوش تحریر و تقریر سحر البیان منشی محمود علی صاحب هداه الله الی سبیل الرشاد جن کی ہر ہر ادا پر لامذھبان ترہت سو جانیں فدا کرتے ہیں، جنھوں نے ابتدائے جلسہ سے اپنی فتنہ پردازیوں کا کوئی دقیقہ ابتک اٹھا نہیں رکھا اپنے اس قول کے زعم میں ؎

ہیں جما دیتے قدم اپنا مثال شیر نر

معرکے سے جو جری ہیں پاؤں سرکاتے نہیں

مدرسہ میں آجمے، دوچار روز قبل ہی سے آمد آمد کا آوازہ کسا جا چکا تھا، خواص و عوام اطراف و جوانب نے بھی تشریف لاکر مجھے ممنون فرمایا۔

(۹) ضلع مظفر پور، دربھنگہ، مشرقی و مغربی چمپارن، موجودہ ضلع سیتامڑھی، مدھوبنی سب پر مشتمل ایک ترہت کمشنری قائم تھی اسی پہلے اس علاقہ کو ترہت سے بھی یاد کیا جاتا تھا، ۱۲، اسیر مجتبیٰ مصباحی۔

منشی محمود علی مع اپنے ساتھیوں کے آگئے۔

مولوی (۱۰) صاحب : بابو محمود صاحب اچھے ہو ؟

محمود : جی ہاں، اچھا ہوں

مولوی صاحب : بیٹھئے، محمود بیٹھ گئے

مولوی صاحب : بعد اور کلام کے کیسے آئے ؟

محمود : کئی شکوک پڑ گئے ہیں جن کو بغرض رفع آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

مولوی صاحب : اگر محض شکوک ہی کا رفع کرنا ہو تو (وہابی فگن عین الحق (۱۱) اور کتاب علی کی طرف اشارہ کر کے) ان لوگوں سے پوچھ کر شک رفع کر لو۔

محمود : جی نہیں مجھے خاص آپ ہی سے پوچھنا ہے

مولوی صاحب : اچھا جو پوچھنا ہو پوچھ لو ؟

محمود : میں تقلید کو واجب نہیں جانتا

مولوی صاحب : پھر آپ کیا سمجھتے ہیں ؟

محمود : مصرع خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمی آید۔ اُسکا جواب ملا (۱۲)

مولوی صاحب : وجوب تقلید میں کس کو کلام ہے ؟

محمود : تو میں اسکا جواب قرآن اور صحاح ستہ سے لوں گا

مولوی صاحب : سوائے ستہ کے فن حدیث میں کوئی اور کتاب مستند نہیں

(۱۰) مولوی صاحب سے حضرت علامہ محمد عبد الرحمٰن سرکار محبی علیہ الرحمہ مراد ہیں، لہذا جہاں بھی اس کتاب میں "مولوی صاحب" آئے وہاں سرکار محبی علیہ الرحمہ مراد ہوں گے۔ ۱۲ : مصباحی ۔

(۱۱) عین الحق اور کتاب علی یہ دونوں حضرات حضرت محبی کے شاگرد تھے اور مباحثہ کے وقت سرکار محبی کے ہمراہ تھے، اور اکثر و بیشتر یہ دونوں حضرات ایسے مقامات پر سرکار محبی کے ہمراہ رہتے تھے ۔ ۱۲، اسیر محبی مصباحی

(۱۲) عین الحق، میاں محمود آپ تقلید کو شرک، بدعت، کفر کیا جانتے ہیں بتلایئے تو سہی اس کا جواب بھی وہی خاموشی ۱۲ : مرتب اول

اورنہ اقوال سلف صالحین ؟

محمود : نہیں!

مولوی صاحب : تو میرا جواب بھی نہیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض. (۱۳)

کتاب علی : (مولوی صاحب کے اصل مدعا سے بے خبر ہو کر) مولانا سہو فرماتے ہیں ستہ ہی سے جواب ملے گا (مولوی صاحب کی طرف سے غیر مقلد کے مناظر محمود علی سے کہا)

مولوی صاحب : یاد رہے کہ قرآن مجید اور صحاح ستہ کے علاوہ ایک لفظ بھی قابل التسلیم تسلیم نہ کیا جائے گا۔

محمود : ضرور ضرور اسکے سوا قابل التسلیم نہیں۔

مولوی صاحب : پہلے آپ اقسام حدیث سے آگاہ فرمائیں پھر ستہ ہی سے جواب لیں۔

محمود : چپ مَنْ سَكَتَ سَلَمَ ۔ پر عمل کیا اور ان کے ایک معین فرمانے لگے یہ طول امل (۱۴) ہے اسکی کیا ضرورت ہے۔

مولوی صاحب : پھر جو اقسام نہ جانیں جواب کیا لے گا؟

اراکین اہل سنت، عوام پر قلعی کھل گئی اقسام حدیث تک جو نہ جانے وہ دعوئے اجتہاد کرے اللہ تعالیٰ کی شان (تعجب سے کہا)

مولوی صاحب : خالق خود اپنے برگزیدہ حبیب ﷺ کو کیش (ملت) ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کی تاکید اور تمام امت مرحومہ کو اسکی اتباع و تقلید کا حکم اکید (۱۵) فرماتا ہے جس پر نص صریح وارد ہے اور آج تک ہم میں ملت ابراہیمی جاری ہے اور خواجۂ

---

(۱۳) کیا تم بعض کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

(۱۴) لمبی امید (۱۵) تاکید کے ساتھ حکم دینا

عالم مفخر موجودات ﷺ کی اتباع بملت ابراہیم علیہ السلام ازروئے قدامت ان کی ہے نہ ازروئے فضیلت، اور امت کا اتباع قطعاً تقلید شرعی سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہے اور کل متأخرین متقدمین کے مقلد ہوتے چلے آئے ہیں۔

محمود : نہیں ہرگز نہیں رسول خدا ﷺ نے اتباع ملت ابراہیم نہ کی اور نہ ان کو ضرورت اسکی تھی۔

مولوی صاحب : رسول خدا ﷺ کے اتباع ملت ابراہیم میں کس کو کلام ہے ؟

محمود : اس کی دلیل ؟

مولوی صاحب : ومن یرغب الی آخرہ اور قل بل ملة الی آخرہ وغیرہ تلاوت کی، جس کی تردید منجانب محمود صاحب کل (دوسرے دن پر چھوڑدیا) پر اٹھ رہی وقت مغرب آگیا اس لئے۔ ع بفرداوعدۂ ایں کار داد ند

## روزِ دوم (دوسرے دن)

(دوسرے دن محمود کے آنے سے قبل طلبائے مدرسہ نے جابجا اشتہارات چسپاں کئے اور یہ شعر بخط جلی لکھ کر در مسجد و مدرسہ میں چسپاں کئے۔ شعر

بے ادب گمراہ لامذہب کوئی آئے نہ یاں

یہ وہ جامع ہیں کہ اس میں آتے ہیں اہل سنن

اے محبی صاف کہدے ایسے گمراہوں سے تو

دور ہویاں سے کہ یہ ہے اہل دیں کی انجمن)

محمود مع اپنے بہی خواہوں کہ آ جمے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

مولوی صاحب : میں لامذہبوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

اراکین : محمود بیٹھ گئے اور سب بیٹھ کر ہمہ تن گوش ہو گئے اور مولوی صاحب حسب ذیل آیات واحادیث کو باتباع اصول ملت ابراہیمی اور فرضیت اتباع یعنی تقلید شرعی کے اثبات میں پیش کر کے ان کے رد اور قبول کے منتظر رہے۔

# اثبات تقلید شرعی ازآیات

(۱) وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ۔

اور کون پھر جاتا ہے دین ابراہیم سے مگر جس نے بیوقوف کیا اپنی جان کو

یعنی سوائے جاہل بیوقوف بدقماش کے کون ملت ابراہیم سے پھرے گا۔

(پ ا ع ۶ البقرہ آیت ۱۳۰)

(۲) وَقَالُوا كُونُوا هُوداً اَوْ نَصرىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً۔

ترجمہ : اور کہا یہود اور نصاری نے کہ موسائی یا عیسائی ہو جاؤ راہ پاؤ گے (حکم الٰہی آیا) اے محمد ﷺ تو کہہ (ایسا نہیں جو تم کہتے ہو) بلکہ ہم ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کرتے ہیں۔ (جلالین ص ۲۰)

(۳) قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً۔

ترجمہ : کہہ ، سچ کہا اللہ تعالیٰ نے پس پیروی کرو دین ابراہیم حنیف کی۔

(یعنی اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجئے مخاطبوں سے کہ سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ نے پس پیروی کرو ملت ابراہیم کی جس پر ہم ہیں) یہاں سے دو امر ظاہر ہوئے ، اتباع خاص اور ہدایت اتباع ملت ابراہیم بعام یعنی میں اس پر ہوں تم بھی اس کی پیروی کرو۔

(جلالین پ ۴ آل عمران ع ۱)

(۴) يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ(۱۶)

(۱۶) اولی الامر سے تقلید شرعی فرض ہے ، جیساکہ علماء دین وفضلاء کاملین نے اس کی تشریح فرمائی ہے ، من شاء الاطلاع علیه فلیرجع الی رسائل اهل السنة والجماعة ۱۲ مرتب اول

ترجمہ :اے لوگو! جو ایمان لائے ہو فرمابرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور اپنے صاحبان حکم کا،

یعنی اللہ اور رسول کا حکم مانو اور اللہ اور رسول کے حکم سے اماموں کا حکم مانو، پس اتباع ائمہ عین اتباع رسول اللہ ﷺ ہے۔ (پ ۵ سورہ نساء ع ۵)

(۵) قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰنِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ،دِیْناً قَیِّماً مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفاً۔

ترجمہ : کہہ! تحقیق کہ ھدایت کی مجھ کو میرے رب نے سیدھی راہ کی طرف دین استوار دین ابراہیم علیہ السلام حنیف کا،

یعنی اے محمد ﷺ تو کہہ! ان سے کہ مجھ کو میرے رب نے سیدھے دین ابراہیم علیہ السلام کی ہدایت کی، میں اسکا تابع ہوں۔ (جلالین شریف پ ۸/ انعام ع ۷)

(۶) مَاکَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْکَانُوْا اُوْلِی قُرْبیٰ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ ،وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِیَّاهُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّاٌ مِنْهُ۔

ترجمہ : نہیں درست واسطے نبی کہ اور جو لوگ کہ ایمان لائے یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے اگرچہ ہوں قرابت والے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے ان کے یہ کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں، اور نہیں تھا بخشش مانگنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطے اپنے باپ کے مگر بسبب وعدے کے کہ وہ وعدہ کیا تھا، اس سے پس جب ظاہر ہوا اس کو یہ کہ وہ دشمن ہے خدا کا بیزار ہوا اس سے۔ (پ ۱۱ توبہ ع ۳)

رسول خدا ﷺ نے باتباع ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چچا ابو طالب کے لئے بکمال

شان رحمت استغفار فرمائی ، جب مسلمانوں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے لئے استغفار کی تو مسلمانوں نے بھی اپنے باپ ماں کی جو کفر میں مرے تھے بخشش مانگنی شروع کردی ، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے باتباع ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بخشش مانگی ، اسکا حال یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسبب وعدہ کے بخشش مانگی تھی ، جب اس کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو بیزار ہوا ، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باتباع ابراہیم علیہ السلام مشرکوں ، کافروں کے لئے دعا نہ مانگیں (بین دلیل اثبات و تقلید ابراہیمی پر ہے فخذه ولا تكن من الممترين)

(۷) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُوْنْ ،

پس سوال کرو یاد والوں سے اگر تم نہیں جانتے ، (پ ۱۴ النحل ع ۱۲)

یہاں سے بھی تقلید شرعی کا حکم ہے دیکھو انتصار الحق ص ۵۲ لغایت ص ۶۲ اور انتصار الاسلام اور تعلیق مجلی مولانا محدث سورتی مدظلہ العالی وغیرہ

(۸) ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً .

پھر وحی بھیجی ہم نے تیری طرف یہ کہ پیروی کرو دین ابراہیم حنیف علیہ السلام کی۔

یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم دین ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو ، صاف اتباع ملت ابراہیم کا حکم ہے۔ (پ ۱۴ ع ۲۲)

اب میں وہ احادیث پیش کرتا ہوں جو میرے مقصود سے مملو ہیں۔

وهى هذه فاقبلوا بالانصاف الاتم۔

# اثبات تقلید شرعی از احادیث

(۱) عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اقتدوا بالذين من بعدى ابى بكر وعمر. (۱۷)

ترجمہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدا کرو میرے بعد ابو بکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی۔ (جو خلیفہ ہوں گے)

اور ابو نصر نے زیادہ کیا ہے فانهما حبل الله المدود فمن تمسك بهما تمسك بالعروة الوثقى لاانفصام لها كذا فى المرقاة ، یعنی پس وہ دونوں اللہ تعالی کی بڑی ڈوری ہیں پس جس شخص نے تھاما ان کو تھاما اس نے عروۂ وثقی یعنی مضبوط ڈوری کو جو نہیں ٹوٹتی۔ (ترمذی ص ۲۰۷ ج ثانی مناقب ابو بکر رضی اللہ عنہ)

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اقتدوا بالذين من بعدى من اصحابى ابى بكروعمر واهتدوا بهدى عمار وتمسكوا بعهد ابن مسعود ،(۱۸)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدا کرو ان لوگوں کے ساتھ جو میرے بعد میں (خلیفہ ہوں گے) میرے اصحاب سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی اور سیدھی راہ چلو موافق سیرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ)

(۱۶) اولی الامر سے تقلید شرعی فرض ہے، جیسا کہ علماء دین وفضلاء کاملین نے اس کی تشریح فرمائی ہے، من شاء الا طلاع عليه فلير جع الى رسائل اهل السنة والجماعة ۱۲ مرتب اول

(۱۷) اس حدیث شریف کو امام المحدثین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے

دیکھیں مسند امام اعظم کتاب الفضائل ص ۱۸۰ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ۔ ۱۲

کے اور چنگل مار و ساتھ قول عبد اللہ بن مسعود کے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اسے تقلید شرعی کہتے ہیں۔

(ترمذی ص ۲۲۱ ج ثانی مناقب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

**(۳) عن حذیفة قال کنا جلوساً عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکر وعمر ،(۱۹)**

ترجمہ : حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے تھے پس فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا ہے اور کتنا ہے میرا رہنا تمہارے درمیان، پس پیروی کرو ان کی جو میرے بعد ہوں گے اور اشارہ کیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف اسے تقلید شرعی کہتے ہیں جو حضرت کا ارشاد ہے۔ (ترمذی ص ۲۰۷ ج ثانی مناقب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

**(۴) عن تمیم الداری الدین النصیحة لله ورسوله ولائمة المسلمین وعامتهم۔**

ترجمہ : حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دین خیر خواہی ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور رسول کے اور مسلمانوں کے امام اور عوام کے لئے یہ حدیث صحیح بخاری وابی داؤد ونسائی وغیرہا میں ہے۔ صاحب تیسیر القاری لائمة المسلمین کی شرح میں لکھتے ہیں۔ "وہ نیک اندیشی علماء وائمہ اجتہاد تحسین ظن وترویج علوم ایشاں و تعظیم وتوقیر شان "(۲۰) (تیسیر القاری شرح بخاری جزو اول ص ۳۹) اور شیخ الاسلام کتاب الایمان ص ۱۲۰ میں ائمة المسلمین کی شرح میں فرماتے ہیں۔

(۱۹) اور امام المحدثین امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ۱۲

(۲۰) یعنی "لائمة المسلمین" کا مطلب یہ ہے کہ علماء وائمہ مجتہدین کے ساتھ اچھا خیال اور گمان رکھنا اور ان کے علوم کو فروغ دینا اور ان کی تعظیم وتوقیر بجالانا۔ ۱۲ : اسیر مجبی مصباحی

"و پیشوایان دین را چوں ائمۂ مجتہدین و علماء بحسن ظن و تقلید در احکام
و تعظیم و تکریم ایشاں بر وجہ تمام و حمل مقالات ایشاں بر محامل صحیح
و نشر علوم و مناقب ایشاں با تحقیق و تنقیح" (۲۱)

اور مترجم مشارق الانوار لکھتے ہیں کہ مسلمین کے حاکموں کی یعنی اماموں کی خیر خواہی یہ ہے کہ شرع کے موافق ان کی اطاعت کرے اور ان کی مخالفت سے بچے، یہ حدیث بھی تقلید شرعی پر دال ہے فانظر بتعمق النظر۔

**(۵) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔**

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے تم جس کی پیروی کروگے راہ حق پاؤگے یہ حدیث مشکوٰۃ میں بروایت رزین جامع صحاح ہے، ص ۵۵۴ مناقب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تقلید شرعی کا بیان اظہر من الشمس ہے۔

**(۶) عن انس اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار**

ترجمہ: ابن ماجہ میں حضرت انس" رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ پیروی کرو بڑی جماعت کی پس تحقیق جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا گیا آگ میں، سواد اعظم مذہب مقلدین کرام ہے

**(۷) عن ابن عمر ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار،**

ترجمہ: ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

(۲۱) دین کے رہنماؤں جیسے ائمہ مجتہدین اور علماء کی خیر خواہی یہ ہیکہ ان کے ساتھ اچھا گمان اور احکام میں ان کی تقلید اور کامل طور پر ان کی تعظیم و توقیر ہے اور ان کے اقول کو صحیح محمل پر ڈھالنا اور ان کے علوم و فضائل کو تحقیق و تنقیح کے ساتھ پھیلانا ہے۔ ۱۲: اسیر مجی مصباحی

ہے تحقیق اللہ تعالیٰ جمع نہیں کرے گا میری امت کو گمراہی پر، اور
اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے تنہا
جائے گا دوزخ میں۔ (ترمذی ج ثانی ص ۳۹)

مولوی صاحب نے فرمایا چونکہ آپ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے جو صحاح میں
ہو استدلال چاہا ہے اس لئے میں نے بھی اس قدر پر اکتفا کیا ورنہ

در بند آن مباش کہ مضمون نماندہ است
صد سال میتوان سخن زلف یار گفت (۲۲)

آپ بھی باین عنوان قرآن شریف اور صحاح ستہ ہی سے پوری پوری آیات اور احادیث سے اس کو جو چاہیں کر دکھائیں۔ ع من نمی گویم زیاں کن بفکر سود باش۔

## منشی محمود علی صاحب کی انوکھی تردید

جوابوں کے پانے کے بعد منشی صاحب کلام قدسی لے کر لکچرار شاطر بیان کی صورت پر کھڑئے ہوئے اور کچھ مضامین نور نامہ اور رسالۂ میلاد غلام امام شہید (۲۳) کے اس مقام کو پڑھا جہاں ہے، "ابراہیم اس کے خان ہم کا زلہ ربا تھا" اور کہا ایسا نبی کیسے

(۲۲) ترجمہ، اس فکر میں مت رہو کہ مضمون باقی نہیں رہا بلکہ زلف یار کے بارے میں سیکڑوں سال تک گفتگو کی جا سکتی ہے۔ ۱۲: اسیر مجی مصباحی

(۲۳) غلام امام شہید کی نظم و نثر میں بنام نعت گوئی حضرات انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام اور خود پر نور سید العلمین علیہ ﷺ کی سخت توہینیں ہیں، رسالہ موضوعات مفتریات سے مالا مال ہے۔
ہمارے سنی بھائیوں پر لازم ہے کہ اس کے پڑھنے اور سننے سے اجتناب کریں اگر میلاد شریف کا اردو میں رسالہ پڑھنا اور سننا چاہیں تو "راحۃ القلوب فی ذکر مولد المحبوب" مصنفہ مولانا عبد السمیع صاحب وغیرہ جس میں روایات معتبرہ و حکایات مستندہ نظم و نثر عمدہ و پاکیزہ موافق شریعت مطہرہ توہین انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام و تہجین اولیائے کرام سے منزہ ہو، پڑھا سنا کریں۔ ۱۲: ابو المساکین ضیاالدین مرتب اول

تابع ملت ابراہیمی ہو سکتا ہے اور وقت بیان منشی صاحب کے پاؤں لرز رہے تھے منشی نبی جان سلمہ نے کہا کہ بابو محمود آپ کے پاؤں لرز رہے ہیں بیٹھ کر بیان فرمائیے! منشی صاحب بیٹھ گئے حضرات ؎

ہو گیا حل عقدہ لاینحل جو تھا
یہ تصرف تھا مجیب پیر کا

منشی صاحب ابھی تو اجتہاد کا دعوی کرتے تھے اور قرآن اور صحاح ستہ کے علاوہ لب کھولنے کو بدعت سیئہ جانتے اور شرح وقایہ جیسی متداول اور مستند کتاب کو ایک بے وقعتی سے دور ڈال دیا تھا اب وہی منشی صاحب ہیں کہ نور نامہ اور ایک چھوٹے سے رسالۂ میلاد پر جو انکے یہاں دونوں رسالے بسبب تعظیم و تکریم حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالکل مردود، کو عمل درآمد اور اپنا تمسک کیا۔

منہ لگاتے تھے نہ دخت رز[۲۴] سے کل
پیر جی آج اس کے در کے ہیں مرید

مولوی صاحب کے آیات اور احادیث سے پیش کردہ کا شاید یہی جواب تھا کہ منشی صاحب نے بدیہی فرمایا۔

کھل گئی حضرت کی قلعی[۲۵] کھل گئی
بس تعلی[۲۶] کی نہ لینا شیخ جی

مولوی صاحب نے اس کے جواب میں کہ (ایسا نبی مکرم کیسے تابع ملت ابراہیمی ہو سکتا ہے) شاہ صاحب دہلوی کی قل بل ملة ابراهیم کے متعلق کی گئی پوری تفسیر کو پیش کیا جو صفحہ ۴۹۵ تا ۵۰۲ میں درج ہے۔ (۲۷)

حاضرین کو یہ تقریر نہایت بھائی اور لاریب فیہ کے قائل ہوئے۔ منشی صاحب

---

(۲۴) :انگوری شراب (۲۵) : ظاہری ٹیپ ٹاپ (۲۶) شیخی مارنا۔
(۲۷) تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ۔

مولوی صاحب کی اس تقریر ثانی کی (جو منشی صاحب کی تقریر ثانی کی رد تھی) تردید ثانی کی طرف مائل ہوئے اور فرمایا کہ مجھے آپ اپنی کتاب دیں کہ میں تردید کروں۔

**مولوی صاحب** :اس مجمع میں تو آپ کے پاس اتنی کتابیں ہیں کہ کئی آدمی انکی باربرداری کے لئے کام آسکتے ہیں۔آخر یہ ہیں کس فن کی،آپ ان کتابوں کو جو دکھلانے کو لائے ہیں یہاں سے اٹھوادیں تب شوق سے میری سب کتابیں لیں اس پر آیں، بایں، شائیں کے سوا کچھ بن نہ پڑا ناچار مولوی صاحب نے عزیزی کتاب علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اس تفسیر کے پڑھنے کا حکم دیا اور انھوں نے پڑھنا شروع کیا۔

**منشی صاحب** نے یوں تردید شروع کی، اتباع اور تقلید کے ایک معنی نہیں تقلید کے معنی گلے میں پھانسی ڈالنا اور اتباع کے معنی پیچھے چلنا۔

**مولوی صاحب** : یہاں لفظی لغوی معنی میں بحث نہیں عرفی شرعی میں کلام ہے آپ اس کو کہاں سے ثابت کرتے ہیں۔

**منشی صاحب** : غیاث اللغات ہاتھ میں لیے (جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے)

**مولوی صاحب** : معنی شرعی در کنار یہ کتاب تو لغات عربیہ بلکہ فارسیہ کے لیے بھی مستند نہیں ہو سکتی اکثر مقام اس کے مجروح ہیں اور جہاں صرف تفسیر اور حدیث صحاح ستہ ہی پر مدار ہو وہاں غیاث اللغات پکڑنے کو سوا اس کے کیا کہئے کہ ڈوبتے کا سہارا ہے اگر معنی لغوی ہی تک دسترس تھی تو صراح، قاموس، تاج المصادر، مجمع البحار وغیرہا من ہذالقبیل سے ثبوت دیتے۔

چرا کر لے گیا پہلو سے وہ دل

پتہ چلتا نہیں ڈھونڈے سے جس کا

صد حیف نمی بینم گفتار ترا کردار

گفتار بلا کردار بے روح بود مردار (۲۸)

افتادن و بر خاستن بادہ پرستان
در مذہب رندان خرابات نماز ہست (۲۹)

عین الحق : میاں صاحب اتباع اور تقلید کے معنی واحد ہیں۔
محمود : ہرگز نہیں، ہرگز نہیں!

خواص اور عوام کو اس وقت ان کی طلاقت لسانی دعوی بے دلیل بے جا معلوم ہوئی اور سندیں طلب کیں تقلید واتباع مصطلح کا باہمی فرق پوچھا مگر۔

نہیں نہیں کے سوا اس نے کچھ پڑھا ہی نہیں
مگر کہ عاشق صادق کو ماریئے ہاں ہاں

ارباب دانش پر قلعی کھل گئی اور منشی (محمود) صاحب کی آواز تک بند ہو گئی پس (مولوی صاحب) نماز عصر ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے بعد نماز عصر ان کو تہی از عقل سمجھ کر ایک دم عنان (۳۰) توجہ ان کی طرف سے ڈھیلی کر دی۔ سچ ہے۔ اذا مروا باللغو مروا کراما۔

منشی محمود صاحب کے ایک معین نے انہیں تازہ افسوں (۳۱) پڑھ کر زندہ کیا وہ کھل بیٹھے، انہیں کی مرضی کے موافق مولوی صاحب بھی اپنی جگہ آبیٹھے۔ منشی صاحب کو مولوی صاحب کے ساتھ انا امام المقتدی کا دعوی تھا حالانکہ مولوی صاحب کئی وجہ سے ان کے بزرگ واجب التعظیم تھے اور مولوی صاحب کی لیاقت اس کو عوام و خواص ہی سے پوچھنا چاہئے، سچ ہے۔

حسد چہ می بری اے سست نظم بر حافظ
قبول خاطر و لطف سخن خداداد ست (۳۲)

(۲۸) افسوس صد افسوس کہ تمہارے عمل کو قبول کے مطابق میں نہیں دیکھتا بے عمل قول نے روح جسم کی طرح (مردہ) ہے ۱۲، اسیر مجی (۲۹) مئے پرستوں کا اٹھنا بیٹھنا، رندوں کے مذہب میں "نماز" ہے۔ (۳۰) لگام (۳۱) فریب، مکر، (۳۲) اے بے وقوف حاسد حافظ کی نظم پر کیوں حسد کر رہے ہو، قبول عام اور کلام خدا کی عطا کردہ چیز ہے۔

منشی محمود صاحب بجز مولوی صاحب کے دوسرے کو قابل خطاب ہی نہ سمجھتے تھے ؎

مرے شہید ہو مارے تو نام غازی ہو۔

یہ راہ وہ ہے کہ ہر طرح سر فرازی ہو

یعنی اگر مولوی صاحب کا میں نے جواب نہ دیا تو میرے لئے کوئی خفت نہیں اور کاش مولوی صاحب رک گئے تو میں (منشی محمود) بہادر کہلاؤں گا مگر

ع، مادرچہ خیالیم فلک درچہ خیال۔

اس وقت ایک حکیم صاحب نے اپنی رائے کو ظاہر کیا کہ میں اس کو خلاف سمجھتا ہوں کہ دوسرا لب کھولنے کا مجاز نہ ہو بلکہ ہر شخص بطریق خیر خواہی دین اپنے اپنے مافی الضمیر کو بیان کر کے تسلی کر سکتا ہے۔ حضار نے بھی اس پر صاد کی یعنی اقرار کیا۔ اس وقت منشی (محمود) نے کہا دیکھو بھائیو! شاہ صاحب دہلوی (۳۳) اپنی تفسیر میں لا یعقلون شیئا ولا یھتدون کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ چہارم آں کہ دریں آیت اشارہ است بابطال تقلید بدوطریق الخ اور بوستاں میں بھی رد تقلید کے بارے میں یہ شعر ہے ؎

عبادت بتقلید گمراہیست

خنک رہروے راکہ آگاہیست (۳۴)

ان دونوں باتوں سے تقلید باطل ہوئی، گمراہی ہوئی۔

**عین الحق صاحب** : میاں محمود! یہ فرمایئے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب مقلد تھے یا نہیں؟

**محمود** : اس سے کیا؟ وہ مقلد تھے یا نہیں۔ مجھے ان کے لکھے ہوئے کو ماننا چاہئے۔

**عین الحق صاحب** : ان کے کل لکھے ہوئے کو ماننا چاہئے اور عجب ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے مقلد ہو کر تقلید کو باطل لکھا۔ ہر گز نہیں ہر گز نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب

(۳۳) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر فتح العزیز میں۔

(۳۴) تقلیدی عبادت گمراہی ہے، وہ راہ رو لائق تحسین ہے جو آگاہی رکھتا ہے۔

نے اس تقلید شرعی یعنی تقلید عامی للمجتہد کو ہر گز باطل نہیں لکھا، وہ تقلید ہی دوسری ہے جس کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب یہ فرمارہے ہیں (اور حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر) بھائیو! دیکھو! محمود علی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے بالکل فریب دہی ہے۔ شاہ صاحب نے مقلد ہو کر تقلید کو باطل لکھا اسے عقلاء سلیم الطبع کبھی مان سکتے ہیں ؟اور شاہ عبدالعزیز صاحب کو غیر مقلد بتلانا آفتاب پر خاک ڈال کر چھپانا ہے۔ حضرات یہ تقلید تقلید غیر شرعی بلکہ اسکی بھی سب سے بدتر قسم یعنی تقلید کفر ہے جسے کفار کرتے تھے۔ اور انھوں نے جواب کافی پانے پر یہ کہا کہ نتبع ماا لفینا علیہ اباء نا فھم کانوا اعلم و خیر امنا یعنی جب یہودیوں کو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوبیاں اسلام کی بتلائیں اور وہ جواب سے مجبور ہوئے تو یہ کہا کہ ہم پیروی یعنی تقلید کرتے ہیں اسکی کہ ہم نے پایا ہے جس پر اپنے اباء واجداد کو اور وہ لوگ ہم سے اچھے اور زیادہ جاننے والے تھے۔

اور جسے میاں محمود نے آپ حضرات کے سامنے پیش کیا ہے وہ فریب دہی کے طور پر ہے ورنہ تقلید مذاہب حقہ فرض ہے اس کو کون باطل لکھ سکتا ہے حالانکہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے برابر اپنی تفسیر اور دیگر تصانیف میں تقلید شرعی کو پورے طور سے ثابت کیا ہے اور

عبادت بتقلید گمرا ہیست

خنک رہروے را کہ آگاہیست

جسے میاں محمود نے پیش کیا ہے یہ انکی دانائی و فضیلت پر دال ہے۔ یہ ایک قصہ طلب شعر ہے یعنی جب شیخ سعدی علیہ الرحمۃ سومناتھ میں پہنچے تو وہاں بعض پوجاریوں سے ارتباط پیدا کیا اور اس مندر کے اندر کے حالات دیکھ کر اپنے رفیق سے ان کی برائیاں بیان کیں اسنے (رفیق نے) اپنے سردار برہمن سے کہدیا وہ سب نحسی حضرت سعدی کے دشمن ہو گئے جان بچنا مشکل ہو گیا آپ نے ان برہموں سے کہا کہ میں مسافر ہوں مجھے

یہاں کے نیک اور بد سے کم واقفیت ہے آپ لوگ مجھے بتلادیں کہ اس بت میں کیابات ہے جسکے سبب اسے مستحق عبادت سمجھتے ہو میں بھی اگر سمجھ لوں تو تمہارا شریک ہوں ورنہ معبود کی بے جانے دیکھادیکھی عبادت کرنا گمراہی ہے، فرماتے ہیں ؎

مہین برہمن را ستودم بلند  کہ اے پیر تفسیر استاوژند (۳۵)

مرانیز بانقش ایں بت خوش است  کہ شکلے خوش وصورتے دلکش است

بدیع آیدم صورتش در نظر  ولیکن زمعنے ندارم خبر

عبادت بتقلید گمراہیست  خنک رہروے را کہ آگاہیست

چہ معنی است درصورت ایں صنم  کہ اول پرستند گانش منم

تو یہاں تقلید فی العقائد کا انکار ہے تقلید شرعی مبحوث عنہ کی بحث نہیں کہ تقلید العامی للائمۃ فی الاعمال ہے مع ھذا حضرت شیخ کا یہ کلام حفظ جان کے لئے تھا ولھذا فرمایا۔

ع، مہین برھمن راستودم بلند (۳۶)

نیز فرمایا۔ ع، نیارستم از حق دیگر ہیچ گفت (۳۷)

نیز فرمایا ؎

زمانے بسالوس گریان شدم

کہ من زانچہ گفتم پشیماں شدم (۳۸)

---

(۳۵) برہمن کو میں نے خوب سراہا کہ ،اے کتاب استاوژند (زرتشت کی مذہبی کتاب ہے) کی تفسیر کرنے والے شیخ۔ کہ مجھے بھی اس خوبرو محبوب (بت) کے خدوخال، نقش ونگار اچھے لگ رہے ہیں، کیوں کہ اس کی شکل وصورت بڑی دلکش اور بے حد دیدہ زیب ہے۔

اس کی (ظاہری) شکل وصورت میری آنکھوں کو بھاتی ہے، لیکن میں اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہوں۔ (لہذا بغیر جانے) تقلیدی عبادت گمراہی ہے، وہ راہرو لائق تحسین ہے جو آگاہی رکھتا ہے۔

اس (صنم) محبوب کی صورت میں کیا حقیقت پنہاں ہے (تم نہیں جانتے) اسی لئے میں اس (صنم) کا پہلا پرستار ہوں۔ (۳۶) بڑے برہمن کی میں نے خوب تعریف کی۔

(۳۷) میں حق کے علاوہ دوسری بات نہیں کہہ سکتا۔

(۳۸) ایک زمانہ تک مکروفریب کی باتیں کرتا رہا، اور جو کچھ میں نے کہا (اب) اس پر شرمندہ ہوں۔

تو ایسے کلمات کو قرآن وحدیث کے مقابل پیش کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔اس تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ منشی محمود صاحب کی آواز نے ان کی زبان سے وہ ھم نشینی اختیار کی کہ ایک دم کے لئے حلق سے باہر نکلنا سیکڑوں منزلیں طے کرنا سمجھا۔

**مولوی صاحب** : حضرات آپ ہی صاحبان منصف ہیں کہ جو شخص کلام پاک اور احادیث صحاح ستہ کے سوالب کھولنا بدعت سمجھے اور کتب مستندہ ومتداول جاریہ بین العلماء الاکابر کو دڑاشک کی صورت آنکھوں سے گرادے وہ شخص اپنے دلائل میں نور نامہ میلاد شہیدی اور بوستاں پر اکتفا کرے اس کو سوااس کے اور کہا جا سکتا ہے ؎

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت وترس خدارا بہانہ ساخت (۳۹)

اور ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنا ہے۔سچ ہے ؎

امتیاز حق وباطل خود ستاؤں کو کہاں
کیوں نہ فرعون ایک سمجھے سحر اور اعجاز کو

آپ ہی حضرات فرمائیں کہ پھر میں ایسے پیمان شکن کو کیا کہوں **لا ایمان لمن لا عهد له**

ع، اگر حق کو نہیں سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

**شتاب علی**(۴۰) : **اتبعوا السواد الاعظم** کے معنی ان سے دریافت کیے اور کہا گیا کہ اس وقت ہندوستان بھر میں کون فرقہ سواداعظم میں داخل ہے، بجز حنفیہ کے۔

**اراکین** : محمود علی صاحب نے دائیں بائیں جھانکنا چاہا مگر **الحق یعلو ولا یعلی** ہی برآمد ہوا۔

**محمود علی** : سواداعظم یہی گروہ ہیں، اور چپ ہوگئے۔

---

(۳۹) زاہد پری رخ محبوبوں کے حسن وجمال کی تاب کا متحمل نہیں ہوسکا، اسی لئے اس نے گوشہ گیری اختیار کرلی ہے۔

(۴۰) یہ سرکار مجی علیہ الرحمہ کے ہمنشیں اور غالباً مدرسہ نور الہدی کے مدرس بھی تھے۔

ارا کین : منشی ظہور الدین صاحب رئیس بالا ساتھ (۴۱) ان کے معین (یعنی منشی محمود کے معین) نے ان سے فرمایا کہ مولوی صاحب جو کہتے ہیں قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دیتے ہیں اور تم جو کہتے ہو اس کا ثبوت نہیں دیتے آج تو تمہاری بالکل آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔

محمود علی : جی ہاں! آپ ہم کو مینڈھا لڑانے کے لئے لائے تھے اچھا کیا۔

منشی ظہور الدین : تب کیا کہتے ہو ہم تو "بالا ساتھ" رہتے ہیں اس لئے تمہاری ایسی کہہ کر حق چھوڑ دیں۔ ہو محمود ای ہم سے نہ ہوئی ہولا وَچل کتاب اپنی سب دَ ہم اپنے کاندھے پر رکھ کر لے چلیں۔ تو سے جواب نہ ہو سکے ہو۔ (۴۲) اور منشی صاحب نے کتابیں ان کی اپنے آگے رکھ کر اٹھانے کا حکم دیا۔

عین الحق : میاں محمود! پھر آپ وجوب تقلید شرعی کے قائل ہوئے یا نہیں؟ یا اب بھی کچھ باقی ہے؟

اگر باقی ہو تو مولوی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے یا میں ان کا ایک شاگرد ہوں یا بھائی مولوی کتاب علی صاحب جس سے چاہو تشفی کر لو اب اپنے ان شکوک کو دل میں باقی نہ رہنے دو جس کے دفع کے لئے دو روز سے سر گرداں ہو۔ اپنے اس قول کو نبھاؤ!، ع،

معرکے سے جو جری ہیں پاؤں سرکاتے نہیں

محمود علی صاحب : اب میں تقلید کو واجب جانتا ہوں۔

ارا کین : اس وقت مولوی صاحب حکیم صاحب کی طرف متوجہ تھے، جب منشی محمود علی صاحب نے اقرار وجوب تقلید کیا تو عین الحق نے جھک کر سلام کیا اور وہ لوگ رخصت

---

(۴۱) یہ پوکھریرا شریف سے متصل ہے۔ یہ اس زمانے میں بھی دیوبندیوں کا مرکز تھا اور اب بھی ہے۔

(۴۲) یہ سرکار مجبی کے علاقہ کی مادری زبان ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "اے محمود حق کو چھوڑ کر تمہاری باتوں پر عمل کرنا مجھ سے نہ ہو گا بلکہ کتابیں لاؤ اور چلو"۔

ہو چلے، لڑکوں نے تالیاں بجادیں جس کا سخت تدارک کیا گیا اور منشی صاحب سے معافی کے امیدوار ہیں اور سچے دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اتباع حق کی توفیق ہمیں اور عام مسلمانوں کو عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین ورحمة الله علی الائمة المجتهدين والسلام علی من اتبع الهدیٰ.

خادمان اہل سنت

اراکین انجمن نور اسلام، پوکھریرا شریف ڈاکخانہ رائے پور ضلع مظفر پور (سیتامڑھی) ۱۶ ر رجب المرجب ۱۳۲۰ھ

---

## وقت کی ایک اہم ضرورت

مسلک اہل سنت وجماعت کی ترویج واشاعت کی غرض سے چند اہل علم اور ہمدرد اہل سنت کے مشورہ پر ”سرکار مجبی اکیڈمی“ کا قیام عمل میں لایا ہوں، ابھی چند ممبران پر مشتمل محبوب الاولیاء جانشین سرکار مجبی الحاج مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن صاحب قادری خانقاہ رحمانیہ نوریہ رضویہ پوکھریرا شریف کی سرپرستی میں آہستہ آہستہ اپنے مقاصد کی جانب رواں ہے۔ فی الحال اکیڈمی کے تحت ہونے والے کام رضا منزل پوکھر ٹولہ بسفی ضلع مدھوبنی سے ہو رہے ہیں، انشاء اللہ بہت ہی جلد اکیڈمی کی صدر آفس دھاراوی ممبئی میں قائم ہونے جاہی ہے۔ پھر اس کی شاخیں مختلف شہروں میں ہوں گی۔ تمام اہل سنت سے گزارش ہے کہ اس کام کی ترقی میں آپ، قلم، قدم، رقم سے میرا ساتھ دیں۔

المعلن: اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی

پوکھر ٹولہ بسفی پوسٹ بھیر واوایا کمتول ضلع مدھوبنی (بہار)

جنرل سکریٹری سرکار مجبی اکیڈمی مدھوبنی

# سرکار مجتبیٰ علیہ الرحمہ کی مطبوعہ تصنیفات

## کی ایک مختصر جھلک

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | تعلیم تفسیر مجتبیٰ | باہتمام ابو المساکین حضرت ضیاء الدین پیلی بھیت |
| ۲ | نور الھدیٰ فی ترجمۃ المحتبیٰ | 〃 |
| ۳ | چہک بلبل ناداں معروف یہ حدیث وہابیاں | 〃 |
| ۴ | الحبل القوی لھدایۃ الغوی | 〃 |
| ۵ | نور الطلاب فی علم الانساب اوّل | صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی |
| ۶ | 〃 دوم | مُصنّف بہارِ شریعت گھوسی |
| ۷ | غرّۃ المحجّلین معروف بہ نورِ اسلام | مفسّر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں بریلوی |
| ۸ | بارہ ماسہ خادم رسول | خادم عارفاں عابد علی خاں لکھنوی |

۹ الحواب المستحسن فی ردّ هفوات مرتضیٰ حسن
۱۰ دیوبندی کا بطال تلمیذ
۱۱ نور کلید عظیم
۱۲ نور المغیب
۱۳ دستور السواک
۱۴ تعلیمات مرغوب مجتبیٰ اوّل، دوم
۱۵ قند طفلاں اول، دوم
۱۶ دیور بھاوج
۱۷ شمع شبستاں
۱۸ خطبۂ عید الفطر
۱۹ خطبۂ عید الفطر
۲۰ ترجمۂ قرآن پاک بزبانِ فارسی (غیر مطبوعہ)


سرکار مجتبیٰ اکیڈمی

پوکھر ٹولہ بسفی بھیروا، کمتول مدھوبنی (بہار)